السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو اللہ تعالی کی توحید کا تو قائل ہے لیکن بعض واجبات کے ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایسے شخص کا ایمان ناقص ہوگا ،اسی طرح جو شخص اللہ تعالی کی نافرمانی کے بعض کام کرتا ہے تو اہل سنت والجماعت کے نزدیک اس کے ایمان میں بھی کمی واقع ہوجاتی ہے ۔ کیونکہ اہل سنت کے نزدیک ایمان ،قول و عمل اور عقیدہ کا نام ہے اور اطاعت کے ساتھ اس میں اضافہ اور معصیت کے ساتھ کمی واقع ہوتی ہے ،مثلاً اگر کوئی شخص بغیر عذر کے رمضان کے سارے یا کچھ روزے ترک کر دیتا ہے تو یہ بہت بڑی معصیت ہے جو ایمان کو ناقص اور کمزور بنا دیتی ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک آدمی اس سے کافر ہوجاتا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ جو روزے کے وجوب کا اقرار کرلے اور کاہلی و سستی کی وجہ سے کچھ روزے چھوڑدے تو اس سے وہ کافر نہیں ہوگا ۔ اسی طرح اگر زکوة کے بروقت ادا کرنے میں کوتاہی کی یا زکوة کو ترک کر دیا تو یہ بھی بہت بڑی معصیت ہوگی جو کہ ضعیف ایمان کا موجب ہوگی ۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ترک زکوة سے انسان کافر ہوجاتا ہے ،اسی طرح اگر کسی نے قطع رحمی کی یا اپنے والدین کی نافرمانی کی تو اس سے بھی ایمان میں نقص اور ضعف پیدا ہوگا اسی طرح دیگر تمام معصیتیں (نافرمانیاں) بھی ایمان میں ضعف اور نقص کا موجب ثابت ہوتی ہیں ۔

اسی طرح ترک نماز بھی ایمان کے منافی اور موجب ارتداد ہے خواہ اس کے وجوب کا انکار نہ بھی کیا جائے ،چنانچہ اس مسئلہ میں علماء کے دو اقوال میں سے صحیح ترین قول یہی ہے ۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اصل معاملہ تو اسلام ہے ،اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد فی سبیل اللہ ہے ۔ نیز آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز کا ہے ،جس نے اسے ترک کر دیا ،وہ کافر ہے ۔ اسی طرح اور بھی بہت سی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ تارک نماز کافر ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص175

محدث فتویٰ